بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 جنوری 2026ء (۳۰؍ صلح ۱۴۰۵ ہش) بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبت الٰہی کے بے شمار واقعات ہیں **بلکہ** آپؐ کے ہر عمل اور ہر واقعہ سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ آپؐ کے دل میں ہر وقت محبت الٰہی کا ایک سمندر موجزن تھا۔ **اس کا** ایک نظارہ غزوۂ اُحد میں نظر آتا ہے جہاں آپؐ کی محبت الٰہی میں تڑپ کا ایک عجیب اور نرالہ انداز ملتا ہے۔

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن ہم نے مشرکوں کا سامنا کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازوں کا ایک دستہ مقرر فرمایا اور حضرت عبد اللہؓ کو ان کا امیر مقرر فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ اگر تم دیکھو کہ ہم ان پر غالب آگئے ہیں تب بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔ اور اگر دیکھو کہ وہ ہم پر غالب آگئے ہیں تب بھی ہماری مدد کو نہ آنا۔ یعنی فتح اور شکست دونوں صورتوں میں تم نے اپنی جگہ نہیں چھوڑنا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب ہمارا مقابلہ ہوا تو دشمن بھاگ گیا۔ یہاں تک کہ میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا کہ وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ رہی تھیں۔ مسلمانوں نے کہنا شروع کر دیا کہ مال غنیمت، مال غنیمت۔ حضرت عبد اللہؓ نے انہیں روکا اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا۔ لیکن جب مسلمان درّہ چھوڑ کر مال غنیمت کی طرف آئے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان مسلمانوں سے منہ پھیر لیا۔ جنگ پلٹا کھا گئی اور دشمن نے دوبارہ حملہ کر دیا۔ ۷۰ مسلمان شہید ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑی کے دامن میں پناہ لیے ہوئے تھے کہ ابو سفیان نے ایک اونچے مقام پر چڑھ کر آواز دی کہ کیا تم لوگوں میں محمدؐ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جواب نہ دو۔ پھر اس نے کہا: کیا تم لوگوں میں ابن ابی قحافہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا جواب نہ دو۔ پھر اس نے کہا کہ تم لوگوں میں عمر بن خطاب ہے؟ مگر کوئی جواب نہ آیا تو ابو سفیان نے کہا یہ سب لوگ مارے گئے۔ اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے

آپ پر قابو نہ رکھ سکے اور پکار کر کہا: اے اللہ کے دشمن! تُو نے جھوٹ کہا۔ اللہ نے تیرے مقابلے میں اس کو زندہ رکھا ہے جو تجھے ذلیل کرے گا۔ ابو سفیان نے نعرہ لگایا: ھبل کا بول بالا ہو۔ جب اس نے یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بے تاب ہو گئے اور فرمایا تم اس کا جواب دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: ہم کیا جواب دیں ؟ آپؐ نے فرمایا کہو اللہ سب سے بلند اور سب سے بزرگ ہے۔ ابو سفیان نے کہا: ہمارے لیے عزّیٰ ہے اور تمہارے لیے کوئی عزّیٰ نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا جواب دو۔ صحابہؓ نے پوچھا: کیا کہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہو اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

حضور نے فرماتے ہیں: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی محبت میں شرک کا شائبہ بھی نہ آنے دیتے تھے۔

حضور فرماتے ہیں: پھر آپؐ کو فکر رہتی تھی لوگ قبروں کو پوجنے کی جگہ نہ بنالیں۔ لیکن بد قسمتی سے آج اسی کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ مسلمان پیروں فقیروں کی قبروں پر جا کے پوجتے ہیں۔ سجدے کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے اُس مرض میں جس میں آپؐ کا وصال ہوا یعنی آخری وقت میں فرمایا: اللہ لعنت کرے یہود اور نصاریٰ پر انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: اگر آپؐ نے یہ نہ فرمایا ہوتا تو آپؐ کی قبر کھلی رکھی جاتی۔ مگر میں ڈرتی ہوں کہیں وہ مسجد نہ بنالی جائے۔ اس لیے کھلی جگہ نہیں رکھی گئی۔ حضور فرماتے ہیں: آج کل تو وہاں کی حکومت نے اس کے ارد گرد باقاعدہ انتظام کیا ہوا ہے، جنگلے ہیں، دیواریں ہیں تاکہ کسی قسم کا شرک ظاہر نہ ہو۔ یہ کام کم از کم انہوں نے اچھا کیا ہے۔

نیز حضور فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ کی یکانگت کے بیان میں ایک روایت آتی ہے۔ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ آپؐ اپنے ربّ کا نسب ہمیں بتائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا: **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔** کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔ جس نے نہ کچھ جنا اور نہ ہو کسی سے جنا گیا۔ جو بھی کوئی چیز پیدا ہو گی وہ ضرور مرے گی اور جو بھی کوئی چیز مرے گی اس کا وارث ہو گا، اور اللہ عزّ وجلّ کی ذات ایسی ہے کہ نہ وہ مرے گی اور نہ ہی اس کا کوئی وارث ہو گا۔

حضور نے فرمایا: حضرت زید بن خالدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیبیہ میں رات کو ہونے والی بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف

متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے ربّ عزّوجلّ نے کیا فرمایا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان لانے والے تھے اور کچھ انکار کرنے والے تھے۔ یعنی لوگوں میں بعض ایسے تھے جنہوں نے رات کی بارش دیکھ کر اس طرح صبح کی کہ اُن میں سے بعض ایمان لانے والے تھے اور بعض انکار کرنے والے تھے جس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان لانے والا ہے اور جنہوں نے یہ کہا کہ ستاروں کی وجہ سے بارش ہوئی وہ انکار کرنے والے ہیں۔

حضرت محمود بن لبیب ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تم پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ شرک اصغر ہے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا: شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ؐ نے فرمایا وہ ریاء یعنی دکھاوا ہے۔ پس ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہیے۔ کوئی وسیلہ اگلے جہان میں ہمارے کام نہیں آئے گا۔ پس رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرمایا ہے۔

حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں کہ ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کیسی معرفت تھی۔ کیسی احتیاط تھی۔ کس طرح خدا تعالیٰ سے خائف رہتے تھے اور باوجود اس کے کہ تمام انسانوں سے زیادہ آپ کامل تھے اور ہر قسم کے خطاؤں سے پاک تھے۔ مگر باوجود اس تقدیس اور پاکیزگی کے یہ حال تھا کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے خائف رہتے۔ نیکی پر نیکی کرتے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ اعمال بجالاتے تھے۔ ایک نیکی پر دوسری نیکی کرتے چلے جاتے ہیں اور کبھی برائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ شائبہ بھی نہیں تھا۔ ہر وقت عبادت الٰہیہ مشغول رہتے۔ ڈرتے اور بہت ڈرتے تھے۔ اس کے باوجود اپنی طرف سے جس قدر ممکن ہے احتیاط کرتے مگر خدا تعالیٰ کے جلال کو دیکھتے تو بارگاہ صمدیت میں اپنے سب اعمال سے دستبردار ہو جاتے اور استغفار کرتے اور جو موقع ہوتا تو توبہ کرتے۔ **پس محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر موقع پر زبان مبارک ذکر الٰہی سے تر رہتی تھی۔**

حضرت سمرہ بن جندب بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا چار باتیں تمام کلاموں سے افضل ہیں ۔ جس سے بھی تو شروع کرے اس میں تجھے کچھ نقصان نہیں۔ اگر ان سے شروع کرو تو سب سے افضل ہے اور بڑی برکت والی باتیں ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ نمبر ایک یہ ہے سبحان اللہ۔ نمبر دو الحمد للہ۔ نمبر تین لا الہ الا اللہ۔ نمبر چار اللہ اکبر۔ یعنی پاک ہے اللہ۔ پس ان باتوں کا ہر وقت خیال رہے یا کام کرتے ہوئے ان چیزوں کو سامنے رکھیں تو ان میں برکت ہی برکت ہے

حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی والی بات پیش آتی تو آپؐ فوراً اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر پڑتے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی شے اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اور جگہ بیان کرتی ہیں کہ مجھ پر اللہ کی نعمتوں میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے۔ میرے گھر میں، میری باری کے دن اور میرے سینے اور میری ہنسلی کے درمیان۔ اور یہ کہ اللہ نے آپؐ کی وفات کے وقت میرے لعاب اور آپؐ کے لعاب کو جمع کیا۔ وہ اس طرح کے عبدالرحمان میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہارا دیے ہوئے تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں اور میں جانتی تھی کہ آپؐ مسواک پسند کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا میں اسے آپؐ کے لیے لوں؟ آپؐ نے سر سے ہاں کا اشارہ فرمایا۔ میں نے وہ آپؐ کو دی تو آپؐ کو سخت لگی۔ میں نے عرض کی کہ کیا میں اس کو آپؐ کے لیے نرم کروں؟ تو آپؐ نے سر سے ہاں کا اشارہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کے برتن تھا۔ آپ اپنے ہاتھ پانی میں ڈالتے اور ان کو اپنے چہرۂ مبارک پر پھیرتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۔ بے شک موت کی سختیاں ہوتی ہیں۔ پھر آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور کہنے لگے الرفیق الاعلیٰ یہاں تک کہ آپؐ فوت ہو گئے اور آپؐ کا ہاتھ جھک گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے آخری وقت میں مخیّر کیا۔ یعنی اختیار دیا تھا کہ اگر چاہو تو دنیا میں رہو اور اگر چاہو تو میری طرف آجاؤ ۔ آپؐ نے عرض کیا کہ اے میرے ربّ! میں یہی چاہتا ہوں کہ تیری طرف آؤں اور آخری لمحہ پر جب آپؐ کی جانِ مطہر رخصت ہوئی یہی بات تھی کہ بالرفیق الاعلیٰ۔ یعنی اب میں اس جگہ یہ رہنا نہیں چاہتا میں اپنے خدا کے پاس جانا چاہتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔